

# دِلکشی روحانیات

یَنْدِلْ وَرْفَزَهُ

جَارِ

۸۱۷

۸۰۵

## ہوا کے رخ کو پھپانے



انسانی زندگی، انسانی معاشرہ اور خاص طور پر ایک ملک میں بنتے والے انسان خواہ ان کے درمیان عقائد، اقدار و افکار اور تہذیب و معاشرت کا کیا ہی تنوع پایا جاتا ہو ایک بھتھتے ہوئے دریا کی طرح ہیں، جس کی ہر موج دوسری موج سے مربوط و متصل ہوتی ہے، جب ایک ملک (خواہ وہ باقی دنیا سے کتنے ہی کٹا ہوا اور الگ تھلاک زندگی گزار رہا ہو) گرد و پیش کی دنیا میں پیش آنے والے اہم واقعات انقلابات باہم بہرہ آزمائی، طاقتون اور طاقتور تحریکوں سے کسی غیر متاثر اور غیر متعلق نہیں رہ سکتا، تو ایک علمی ادارہ یا کوئی مکتب و دبستان (اپنے دیس معنی میں) اپنے گرد و پیش، اہم واقعات اور باہر کی سر دگر ہم ہوادوں اور طوفان سے کیسے محفوظ اور غیر متاثر رہ سکتا ہے، سمندریں ہزاروں برس سے جزیرے پائے جاتے ہیں، دریا میں بھی جنک طالوں ہوتے ہیں، لیکن جنکی میں "جزیرہ" کا تصویر صحیح نہیں ہے، اسلئے ہم کسی حصار کے اندر بھی خواہ وہ کتنا دیسیں مستحکم اور سلکن ہو، اور اسکی اپنی الگ دنیا ہو، اپنے کو محفوظ و مامون نہیں سمجھ سکتا، اس لئے ایک صالح سے صالح جماعت، ایک صحت مند سے صحت مند معاشرہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ دینی، اخلاقی دعوت کو بھی اپنے گرد و پیش کے حالات کا جائزہ لینے، اپنی دعوت اور جدوجہد کو دیسیں کرنے اور اس خاصل کو ختم یا کم کرنے کی کوشش کی ہدایت کی گئی ہے، جو اسکے اور اسکے گرد و پیش کی دنیا کے درمیان پایا جاتا ہے، اور اسی بناء پر ان لوگوں کو جو ایمان و عمل صالح کے اعلیٰ اوصاف کو حامل ہیں تو اسی بالحق، تو اسی باصبر کی تلقین کی گئی ہے، اور انہیں کو جوان چاروں صفات سے متصف ہوں، اس خسر کے عمومی قانون سے مستثنی قرار دیا گیا ہے، جس کا انسان ہر دوسریں نشانہ رہا ہے اور اگر اس فرض سے غفلت اور اس سعی و جدوجہد میں کوہاں ہی سے کام یا یکی تو پھر واقفوا افتہہ لا تضییب ت (الذین ظلموا و نَكْمُهُمْ خاصۃً) (ادس فتنے سے پنج جلیں زدیں صرف وہی لوگ ہیں جسے جنم کریں) کے پر بلال الفاظ کے ذریعہ خطرہ سے آغاہ کیا گیا ہے۔ (تفصیل صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

(مولانا سید ابوالحسن علی داؤدی مدظلہ)



# لپوڈ ناظم ندوۃ العلاماء

برائے جلسہ انتظامی منعقد ۲۶۵ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ / ۲۲ ستمبر ۱۹۸۷ء  
مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

فوجوکان من المقربون من قبائل البوہیت  
سینہوں عن الصادقی الرضا و القیامیت  
اجنبیاً شہم و ایجادیں فلمواہ اخوضانی  
و کافی محروم۔ (سودہ گود)

(ج) چون یعنی تم عبید اللہ تکیہ کیا ہے  
حادث شہر کوں دستہ ہے، جو چکر میر بکار  
یچھتے رہتے اپا لیسے تھے تھے  
جن کوں نے بھاں اور جو علم تھے، جو شہر  
آدم کے اپیں اس اس کے بکار میر پر تھے  
حوال کے نے میاں تھے اور جو علم تھے، جو شہر  
کے اپیں اس پر برداشت کیا ہے اور کوئی  
کافی محروم۔

دوسرا کام یہ کہ علی وکیل کیا ہے۔

پہلے کام کے تھے عالم و علم کی طبقہ کیا ہے  
ان علم کے تک روں اور علی بیان و ادب کے  
چکروں سے بھی ایجمنیتہ خالیت اور قدر کا اور  
اس پر محروم کیا ہے کہ ان علم خیال کیا ہے۔

اس معرفت عالم کی جو صرف فرمصت میں نے خود

اسلامی کے تک روں کیا ہے اور جو علم کی طبقہ  
ویزیری ٹوٹت اور تباہی کا اور دشمن کی طبقہ

سے اسے تھے اسلام کی فرمصت میں نے خود  
شکیں ہیں، ایک گاں مک میں نے اپنے اپنے  
جان دال، اپنے اپنے دن کے دعویٰ کوں کیلئے  
اوسمی اسوان کے دعویٰ حکومت اور قدر کا اور  
اکثر علمی تباہی کیا ہے جو علمی تباہی کیا ہے۔

تو جو علمی تباہی کیا ہے اسے جو علمی تباہی  
کی خوشی تھی سے یہ کام کی جو کریکے

اور اس کے بیانوں اور داعیوں میں سے ایک مقدمہ  
کے ناموں سے علمی تباہی کی خوشی ۲۰۰۰ میں سے

پیدا ہے اس کے تک روں کے باشندہ کوں کو دوڑا  
دوروں کے ذریعہ شدید تھیں اور کام کی جو کریکے

اوٹنگ نسبت علمی تباہی کی خوشی فرمصت فی  
حداداں، انسان و سکھ، اسن پسندی اور قدر کے

دلی کامیابیا جاتے تھے اس کے ناموں کے نامیں  
سمیت کے اولیں ایجمنیتہ و آنکھی کتابوں،

اوٹنگ نسبت علمی تباہی کی خوشی فرمصت فی  
الاسلام، کہت خاد اسکے نامیں اور قدر کے

کوں گلوب دیساں ایجمنیتہ نامیں اپنے گرد  
کے مقدار میں اس کے تک روں کی تاریخ کے ذریعے

ان تاریخ سے خوف دوڑتے ہیں اس کے تک روں  
کے دلوں کی طرف فروڑا اور نہادیاں میں سے

دہرات طیویتک انسان نشی اور شخص و عالی زندگی  
میں ہلکوں ہلکوں بیڑاں کیا ہے اس کے

ادھر چیزیں دیکھیں اور اس کے تک روں کے تک روں  
کے تک روں کے تک روں کے تک روں کے تک روں کے

کوئی ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک  
کوئی ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک

اس سب کا اتفاق ہے اور جو کوئی تاریخ اسی  
کوئی ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک

کوئی ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک  
کوئی ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک

کوئی ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک  
کوئی ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک

کوئی ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک  
کوئی ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک

کوئی ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک  
کوئی ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک



# پاکستان میں تحریک اقامتگاری

ل سال ۱۹۴۷ء کا حکومت نے ملک بھر میں اقامتِ صدۃؑ کی ایک تحریک شروع کی۔  
مدعویٰ مکالمہ کا ترتیب و تعمیق، اور اپنی نہاد بنا جاتی تھی کہ ادا میں پر آزادہ کو تسلیک کے لئے  
خواز ہے۔ اس سلسلے میں صدۃؑ ملکت بزرگ، علامہ فضیل، الحق صاحب نہاد نے اعلان ہیں کاہنک  
برادرانِ اسلام!

اسلام حکیم۔ آپ نظرے پاک تان اور اس کے تفاضلوں سے بھی ماقتبسیں  
اور ان کو بیشتر دل سے بھی پڑی طرح آگاہ ہیں جو اس نظریت کے عمل آئائے پڑے  
کہ نہ کیسے بچھلے سات سالوں سے کی جا رہی ہیں۔ اب ہم اخلاق تعالیٰ کے لیکن احمد  
حکیم یعنی افاقت صلحہ کی طرف قدم آٹھا ہے ہیں، کیونکہ ہم بھتے ہیں کہ میک  
تل گل، فریاد ہو گاؤں گاکن، افاقت صلحہ کا اہتمام نہیں ہو گا، فرم  
اسلام کے مقاصد صحیح طور پر حاصل نہیں ہو سکیں گے۔ مجھے آپ کو یاد  
ملائیں گے مذوقت ہیں کہ اتنا است صلحہ وہ داعود کی دین ہے جس کی فتوحی حکیم  
ہیں سب سے زیادہ ناکید کی گئی ہے، اور اس کا اہتمام کرنا حکومتِ دلت کے  
فرائض میں شامل ہے۔

لہذا سے کار خیری ابتداء ۳ ارائت سے ۱۹۸۳ء کے کجا رہے، اس  
اس بارکت دن سے ملک بھر میں امامتِ صلاۃ کی حرکت کا آغاز یا جاری  
ہے، تاک ملک کے شہروں، دیساوں، قصیر، علوی کو جوں، مگتوں  
بھپڑوں، فضیل بر جگئے والے مسلمانوں کو اللہ عز وجلہ، نماز پر نے  
کی ترغیب دی جائے اور ترجیب و تمعین کا کام ایش کے ان رسائلوں کو  
سو بار جائے جو خود عکال نماز کے پابند ہیں۔ یہ تحریت لکھتے ہیں اللہ  
اپنے اپنے علاقوں میں خدمت دین کے لئے تیار ہیں، ان سیکھو لار، پابند  
سرم و صلاۃ از اد کو تاملہ صلاۃ کا کام دیا گیا ہے، اور ان کا اواری غفران  
محل اور کار خیری کا حامل ہے

اس عظیم مقصد کے لئے میں آپ سب سے تعاون کی دلیل کر رہا ہوں  
کہ ہم اپنے یادگیری صفت کے ساتھ بدل کر زیادہ سے زیادہ  
بیانات ادا کر سکتے تھے وہی دن گے اور اسٹار اسٹرڈاہ وقت دکھنے  
کے لیے اسٹرڈاہ کے دلوں میں پہنچنے کے سے حتیٰ دین ہو جائے  
رجوں سجدہ دکاری کریں گے۔ بیجا وقت نمازی ادا کریں گے اور اس  
بعد ادا دو صحیح صورت میں اسلامی سماکت کا قابلِ رشک نہ رکھنے والوں

تھی مسیح امدادگار  
کوئی نہیں کہا تو اپنے دل میں  
کہا تو اپنے دل میں

# تاریخ دعوت و عزیمیت — جلد ششم

مولانا ابو امن مل نددی کل تاریخ دعوت و عزیت کی پانچویں جلد اس سال شائع ہوئی۔  
اس کی اشاعت پر اس سلسلہ الذهب کی تکمیل کا اعلان کیا گیا ہے، مگر اہل ذوق کا مذاہبہ کر رہی تھی اس کی پہلی جلد میں حضرت عمر بن عبد العزیز، حسن بصری، امام احمد بن عقبہ، امام غزالی، عفر

بیش بعد قادر جیلانی<sup>۱</sup>، تورالدین زمی<sup>۲</sup>، مصلح الدین ایوبی<sup>۳</sup>، شیخ الاسلام غزال الدین بن عبد السلام<sup>۴</sup>، مولانا  
جلال الدین رومی<sup>۵</sup> اور شمس تبریز<sup>۶</sup>، دوسری میں امام بن تیمیہ اور انکے تلامذہ، تیسرا میں حضرت خواجہ  
معین الدین چشتی<sup>۷</sup>، حضرت خواجہ فتحام الدین<sup>۸</sup> اور شیخ شرف الدین بھیلی میرزا<sup>۹</sup>، چوتھی میں حضرت بیہقی  
الف ثانی<sup>۱۰</sup> اور اس پاپ نویں میں حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی<sup>۱۱</sup> کے فالات اور کارناموں کا ذکر خیر ہے  
وہ بزرگان دین ددالش ہیں، جن کی شخصیتیں جانی پہچانی ہوئی ہیں، مگر مولانا کے قلم کی سحری، انکی عو  
یں شیوا بیانی اور طرز ادا کی مکافٹگی<sup>۱۲</sup>، ان پر اپنی یا دوسری میں سازگی کے نئے کتوں کھلتے ہوئے دکھائی دی  
ہیں، مولانا کی فطری برق طبعی، دہبی شیریں مقابل، خدا وابخڑہ خیالی اور دلود ایک جگہ بوش ایمانی انکی  
نقیضی دنیوی<sup>۱۳</sup> کے اجزائے تکمیلی ہیں، جن سے ان کی خوش وضع اور خوش آہنگ خیریں خود بخون  
باندار اور بادقار ہو جاتی ہیں، آج کل ادب و انشاء کی بآگ جن بانکوں کے ہاتھ میں ہے ان کا مینا بریدہ  
کر جو کوئی اپنی ما دل لگاری اور افانتہ نویس کرے یا اختراد ادب پر اپنی تنقید لگاری کی صبح یا غلط جوانہ  
بچ دکھائے یا تفریحی خیریں لکھو کر بوجوں سے واہ واہ حاصل کرے تو وہی ادیب اور انشا پرداز  
لیکن جو نہ میں، تاریخی اور کلامی رنگ کی خیریں کے چمن میں اپنے بچر کے خون دے دے کر مگل اور  
بوئے کھلا کے، ان کو دہ اپنی بدعتاتی سے ادیب اور انشا پرداز تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتے  
ادب و انشاء کا کمال توریہ ہے کہ خلیفہ مفتیوں کے خارستان کو شکافتہ خیریں دل سے لا روز ار  
ناد اور ائمہ، مساجد کے اغلاق تک اور اخکال میں دل آور نہ طرز ادا ہے<sup>۱۴</sup> اگر دگل از اک کی کفہ سے سچے روا

کی مربوط و مدل ترجمانی کی، جو اللہ ابنا نے کے آئئے میں اسرار دعما صد کی دھنات کی احادیث مقدسہ کو سمجھنے اور سمجھانے کا شوق دلایا، نظام فلافت کی اہمیت کا اساس پیدا کیا، خلفاء کے راشدین کے اسنات کو تکمیل کرنے کا جذبہ پیدا کیا بعض جیشتوں سے قابل توجہ و حصر ہے جسیں یہ دعایا یا گلایا ہے کہ مغلیہ دور کے اختصار دانشواریں ان کا قائدانہ کردار کیا رہا، پھر انہوں نے اپنے زمانے کے مختلف بلمقابہ کا احتساب بس طرح کیا ہے اس کی طرز توبہ دلائر طاہر کیا گیا ہے کہ وہ آج بھی مسلمانوں کے لئے مشعل ہدایت ہے ان کے ذریعہ ان گرامی خلفاء کے ذریعہ توبہ اور نہاد معاصرین کے ذکر سے کتاب پر کافی معلومات ہو گئی ہے، آخر میں ان کی تصنیفات پر مختصر یکن پر مختصر تبصرہ ہے۔

اد راں بھی منکل تھا مگر مولانا نے جس طرح حضرت محمد الف ثانیؐ کو سمجھا کہ ان کے لفڑی ذمکری مسلک کو  
دیرینہ فہم کر دیا ہے اس طرح شاہ ولی اللہؐ کی علمی، دعویٰ، اصل حی اور تجیدی کو ششون کا احاطہ اس  
غروب سے کیا ہے کہ ان کو سمجھنے میں کوئی وقت نہیں ہوگی، علامہ شبیلؒ نے اپنی کتاب علم الكلام میں تکھا  
تھا کہ شاہ ولی اللہؐ کی نکر سنبھاریں کے آگے غزال، رازی اور ابن رشد کے کام نامے بھی مانند پڑائے  
تھے اور نکر سنبھاریں کی تھیں، انکی دفاعت مولانا ابو الحسن علی نددی لے اپنی نکر آفرید خبر ردن کے  
ذریعے زرنظر کتاب مرتبے

اس کتاب کی بڑی فضیلت یہ ہے کہ اس میں مورخوں بلکہ سیاست دانوں کے ذریعہ کا بھی گزہ  
پہنچ گیا ہے جیسیں مبینہ کردہ مسلمانوں کے زوال کا تجزیہ کر سکتے ہیں، پھر اس میں خواہ دل اللہ کی محشر کی  
روشنی میں حدیث و فقر کی تطبیق، اجتہاد و تقلید کے درمیان نقطہ اعتماد، ایمانیات، عبادات، احکام  
اخلاق، علوم الادعیاء، تحدیث اسیاست اور انسان کے باہمی ربط و قلق زد اہم ارباب میں بھی دنایت  
کی کوشش کے مسئلے میں بھروسہ اسیں ان میں موجودہ دور کے علماء کیلئے دعوت نکریں آگئی ہے پھر ان  
نام صائل کے ساتھ شاہ ولی اللہ فیض ارکانِ درود مکار یوس اور ٹولیوں میں بیٹ جانے والے مشائیخ کی  
ولادوں، غلط کار عالموں، تشقین و اخطبوں اور تارک الدنیا زاہد وں دیگرہ کی دلکشی، ہوئی وگوں پر  
بس طریق انکل رکھی ہے، ان سب کو اس کتاب میں آسان، دلدادیز اور تحفظ اندماز میں بھجا یا اگئے  
ہے اور یہی اس کی امتیازی خوبی ہے ایسے کریمی علم طہوں میں خون سے پڑھی جائے گی جس کے  
بعد اس کے ناظرین کے دلوں سے یہ آواز اٹھے گی کہ اردد کے رہا پھر یہ ایک بہت اچھی کتاب کا  
الخافعیہ

میر جیات الحضرت در ان کے ہمراوں کی نظر میں ہر چیز جس سے ملک کی عدیلیہ کا یہ  
پہلو اخونا کئے کہ ۳۶ سال تک زاد نہیں پڑھی یہ مقدمہ  
کے مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان لغرت  
کا لغزر کیا تھا، ہیورج نے مارٹس میں لکھا ہے  
میں کوس (چھ میل) پر گھاگھرا اور سرد اکے سلم  
بنا بکھرے صاحب صرف ہندوستانی  
دقت تک شستے بایزید سردار کے دوسری بائیں  
مولاناوں سے لغرت نہیں کرتے بلکہ پورا شام۔  
میں کا، اور دھرے سے دوسری سمت اور سلطان  
علامہ انکی لغرت انگریز ہے، پریس کو

مطلع دکامنی در پروردہ افادات سے ہوری احسب نہیں  
ہے، اس واقعہ کا سبے افسوس نہیں پہلو حکومت  
اترپر دلش کا کرو دارت ایک ہفت تو اس نے یہ  
تسلیم کیا ہے کہ یہ عمارت مسجد ہے اور دوسری جانب  
اپنی سرکاری طبواعت کے ذمہ پر اس کے خلاف  
انتہائی مکرہ پر دیگنڈ کر رہی ہے، حکومت  
اترپر دلش کا ماباہر رسائے "اترپر دلش" یہے  
مکر اطلاعات شائع کرتا ہے، لے کے سایکت انک  
دیپریں ۱۹۴۸ء میں اسی طبقے میں شعن  
مخاہیں شائع کئے گئے ہیں، اسکی تیوفیلا لیر ہاں  
دی جا رہی ہیں، "ہمارے سماجی اختیارات کا  
فالکہ اٹھا کر مسلم حملہ اور سارے فک میں پھیل  
گئے، مندر منہدم کئے گئے، مورتیاں توڑیں لیں  
مسلمانوں اور مسلمان ہاکمین نے تبدیلی مذہب  
کے لئے دھمکانے اور لائچے دلانے کی پایہ میں اپنی  
اس طرح کا سماج بھرنا بھارت کی تاریخ میں  
کبھی نہیں آیا تھا" (صفحہ ۲۱)

لہن تیمور سلطان اسے خط و کتابت کر دیا گواہ  
اس کی دھوکے بازی سے داقیقت کی بناء پر  
ام نے وقت نہیں قباد کو حکم دیا کہ وہ دریا پار  
کرنے کے لئے تیار ہو جائے تباہ کی یہ پختہ پر  
اپنے نے خود اور پارکس دہاں چیساں  
غمود اسوار اور یمن یا یهار بائیتی موجود تھے، وہ  
محالے کی تباہ نہ لائی اور راه فرار اختیار کی  
چند لوگ جو گھوڑوں سے اترپر لے قلع، اسکے  
سر کاٹ کر حاضر کئے گئے۔

حالانکہ باہر کے وجود یہاں میں دافلے کا  
کوئی ذکر موجود نہیں ہے لیکن حکومت اترپر دلش  
نے ۱۹۴۸ء میں فصل فیض آباد کا جو گزر مسیدہ شائع  
کیا ہے، اس میں داقتات کو اس طرح توڑ مردرا  
کر بیان کیا گیا ہے کہ باہر موجود یہاں اور دہاں  
اسے کسی دن قیام کیا۔

شیعہ بائزید کی تحریک کے بعد باہر نے باقی  
بیگ ناشقندی کو اددھ کا فاکم مقرر کیا اور اپنی  
کیمیل کر رہے ہیں:

و جوں کے سامنے بوج نہیں۔ میر باتی نے اپنے آقا کی بادگار کے طور پر ۲۸۵۱ء میں اجودھیا میں مسجد تیر کی، اس سبی مسجد کی تعمیرت باقی نہیں کیا ہے اور نہ یہ لکھا ہے کہ اس قسم کے اقدام سے ہندوؤں میں اشتعال پیدا ہوا اور انہوں نے فلکو مت کے خلاف بغاوت کی۔ پر کنہ عبارت یقینی ہے کہ مسجد کی تعمیرت باقی نہ کرانی تھی، تھیں

دیم ارسن، آر بر دک فیم، اور بیورج جہنوں نے بابر کے ٹھہر کی تاریخ لکھی ہے، بابر کے کسی مندر ضمدم کرنے کا کوئی ذکر نہیں کیا ہے اور نہ یہ لکھا ہے کہ اس قسم کے اقدام سے ہندوؤں میں اشتعال پیدا ہوا اور انہوں نے فلکو مت کے خلاف بغاوت کی۔

(ب) تکمیل شناختی میر بارجس کا انساف چرخ گرداب کے دیس ہے، نیک دل میر باتی نے فرستون کے دراصل بابر جس شہر سے گزرتا تھا، اس کے اہم مندوں کو بھی دیکھنے جایا کرتا تھا، بابر دو رانیش، دیس القلب اور نہ بھی رواداری کا فامل تھا۔ اور کسی قسم کا کھڑپن میں سے بیان کیا ہے جو ترک ادب کا ایک مکار ہے، اس کتاب میں بابر کے اجودھیا بکارے، اس کتاب میں بابر کے اجودھیا

بنا داد اور صداقت سے عاری ہے اس دعوے کا  
بابری مسجد کے مندر ہونے کا دھوئی غصہ بے  
بنگال میں مورخ ۲۸ ربیع ۱۳ کا جواب  
بنا داد اور صداقت سے عاری ہے اس دعوے کا  
غیر مسلموں کے قبضہ میں ہیں۔ (راجیہ سجا میں سوال  
۱۹۷۵ء کا جواب) اور ۹۲ مسجدیں دلی میں  
(مختصر بنگال ایبل میں سوال ۱۲ مورخ  
۱۹۷۶ء کا جواب) اور ۹۵ مسجدیں غیر مسلموں کے قبضہ میں ہیں  
کلکتہ میں ۹۵ مسجدیں غیر مسلموں کے قبضہ میں ہیں  
۹۶۲ء میں ہوئے حکومت مقرر کرنے والے افراد کے نام  
پر استعمال کیا جا رہا ہوا، حکومت ہند کی وزارت  
قانون کے محاکمہ و قونٹے اک جائزہ میں مذکور ہے  
کہ پنجاب اور ہریانہ میں اسی مسجدوں کی تعداد  
۹۶۲ء میں ہوئے حکومت مقرر کرنے والے افراد کے نام  
کو کسی بھروسی بولنے تھی لیکن اس پر الزام لگایا  
گیا ہے کہ اس نے وجود چیزیں فوج کشی کی۔  
اس تھا شریں جناب کھنڈ صاحب اور مدد و  
شو پریش تھا ہیں ہیں، حکومت کا کردار بھی کچھ  
قابل تاثش نہیں ہے، جب وجود چیزیں کوئی پوچھیں  
نے دسمبر ۱۹۷۰ء میں مسجد پر قبضہ کرنے اور مورثی  
نقب کرنے کا کیس درج کیا تو حکومت نے دھن  
از ازد کو کلائے کا کوئی اہتمام نہیں کیا اور معاشرے  
کو ہماری اور مسلمانوں کو یہ صلاح دی کر عدالت  
سے رجوع کریں، چنانچہ مسلمانوں نے مدد و  
آپنے بادشاہ سے محبت کرنے لگیں اور بادشاہ عالم سے  
آخراع کے نئے قصہ بھی کڑھا گیا ہے کہ تھریوں  
نے بنا دت کی جنکی سرکوبی کے نئے خل فو بھیں  
بھیں گئیں، اس جھوٹ کے حوالے سمجھے آئین اکتوبر  
اور خان ملیخ زار کا انتخاب کیا گیا ہے،  
اوونگ زیب پر لگائے گئے الزام کی تعدد  
مشہور فورخ جا دتنا مود سرکار کی تحریر دس سے بھی  
نہیں ہوتی حالانکہ اس نے اوونگ زیب برکت تھی  
کی ہے، تک جو دھن اپر اس کی فوج تھی یا مدد نہیں  
کرنے اور مسجد کی تحریر کرنے کا کوئی ذکر نہیں کیا ہے  
جناب کھنڈ صاحب کے الزامات کا آفری بندی ہے،

# عالم اسلام کی خبریں

۱۹۸۵ء کا اکتوبر نومبر میں ملکہ دادی اور پھر یوں میں  
فشنل ہوئے اور پھر وہاں سے انہوں نے سرکاری  
فووجوں پر حملہ شروع کی تھا انہوں نے ایک  
چوک پر حملہ کیا اور دوسرے پر قبضہ کر لیا تھا جس میں  
رویسوس نے دوبارہ حملہ کیا لیکن زبردست  
جنگ کے باوجود ایسے کوئی آثار نہیں ہیں جن سے پتہ  
چلا رکھا کر دیا گیا۔

خلیج تعاون کوئل کا ۵، ۳۸۳ ارب ڈالر  
کی بزرگی سڑک کاری

عیسیٰ تعدادن کو نہیں کی مجھوںی، بیر دنی سرمایہ کا لی  
لقریب ۱۳۳۸ اربُ دالر تحریکی سودہ ہی گزند میں  
شانش ہوتے والی ایک بھر کے مطابق اینٹی میں  
کو قتل کے سرمایہ کاری کے شور کے سکر پڑی جزوں فہر  
الجسر و ماجنے لندن میں ایک پلکر کے دردان بتایا  
کراس میں ۸۵ فیصد سرمایہ کاری صفتی حاصل اور  
خاص طور پر امریکہ، کینڈا، مغربی یورپ اور چین  
میں کامیابی میں۔

## اساکری انشوئش کارپورشن کا قیام

ہم برطانیہ کے ہمارے پورے دیں کوئی نہ  
وتوں مسلمان روکیوں کی پر ایکوٹ قیام کا انتخاب  
ہوا ہے اس مقصد کے لئے تجارتی دفاتر کی ایک  
علمدارت میں اسکوں کا قیام عمل میں آیا ہے، جس پر  
ایک لاکھ پونڈ مالکت آئی ہے ابتداء میں اس  
اسکول میں سالہ طلباء میں نام درج کرنے میں  
واعظ رہے کہ برطانیہ میں آباد پندرہ لاکھ مسلمان  
غیر ملکوں اسکوں کے قیام کے لئے ہمیں چلا رہے  
ہیں، لندن میں اسکوں میں تعلیم کا نظام ہے  
**سُودِ عَرَبِ گَنْدَمِ مِنْ پَيْدَ اَوَارِ مِنْ خُودِ كَفِيلٍ**

وہ اسلام دے یہی سرف اس موسم  
کے چنان بین کی ضرورت ہے کہ جوزہ کا پورٹ  
شریعت کے مطابق ہو گایا ہیں؟ انہوں نے مزید  
کہ کاظم اسلام کا انغوش کے جزوں مکری غوث اسی مسئلہ  
میں ایک قرارداد تعمیر کر گئی ہے جو گز خرسانہ دیگر  
یہ دھاکریں مستحقہ اسلامی وزرا اخاء علی چوہون  
کا انغوش سستھوری کی گئی تھی، ولی ان شریعت  
بوجائے گا، سودی ماہانی ا حصہ کی ایک روپورٹ  
س کھا گیا ہے کہ گز شرہ سال سودی عرب میں گز م  
پیڈاوار میں ۲۵ فیصد اضافہ ہوا، اس طرح  
کی ضروریات کی نوے فیصد گز م ملک پیڈاوار  
کے مطابق سودی عرب  
کے میں ہوئی، روپورٹ کے مطابق سودی عرب  
کے عزز شرہ بھری سال کے دوران ۲ لکھ ۵۰ ہزار  
کے لئے کے دلکش ہے، مہنگا سے کم

لے بڑھوئے ۸۵۰۰ ہزار ملکوں پر  
تو قائم ہے کہ ۸۳-۸۵ میں گندم کا پیداوار  
لاکھ مٹن ہوگی۔ اس طرح ملکت میں ۸۳-۸۴  
دو ران افزایش زر کے اثرات ختم کرنے میں  
لی مدد لے گی کیونکہ رسم اور طلب میں بہتر کوئی  
امور ہے پرورٹ میں کیا گی ہے کہ مقامی طور پر  
اپنے دالی زرعی اور صنعتی اشتیاء منڈپوں  
اب آنا تردی ہو گئیں میں جس سے صارفین کی  
تمروں کی بوری میں اور صارفین اس سے

دریں پر پورا ہو جائے دین ملکی صدر ۱۲ فیصد تخفیف  
لئے ہیں کیونکہ درآمد شدہ ایجاد کے مقابلے  
سست ہیں۔

بھیریا میں غیر ملکی صدر ۱۲ فیصد تخفیف  
نیچے سکیں گے۔

ردا لانھار ندوی

سعودی عرب برازیل کے تعاون سے  
جدید ترین معمیار بنائے گا

سودی عرب ادبرا زیل کے دریں ان محیا لد  
ل خرید اوی پر ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے اس سمجھوتے  
لیکن سودی عرب برزا زیل سے متحار خرید بیگا  
ل وہ اپنی برزا زیل کے تعاون سے مشتری کر طور پر  
ل در دن ملک بھی تیار کیا جائے ہا ہے۔  
اس وقت سودی عرب بعد یہ ترین متحار  
ل بادا، ترا میریکے، بر طایہ اور فرانس سے خریدتا  
ل ہے، سودی متحار صنعت ہر فن تری رائفلس

مخصوص طبقہ بنانے کے بعد وجد میں صرف ہیں واضح  
رہے کہ ان مالک کی غیر ملکی سرمایہ کاری گزینہ  
سال ۱۹۳۸ء میں ڈاٹھی اور اس رقم کا  
۸۵ فیصد حصہ امریکہ، کینیڈا، مغربی یورپ اور  
جاپان میں ہے۔

دردہ ملک بسائے جائے کا وعدہ مرتیا ہے اس  
کھوتوں کے تحت سودی عرب بر ازیل کے تعاون  
سے اسٹرڈس ۱۱ راکٹ لائچ جن کی مار کا  
بیکلومیٹر ہے اور پیر بو بھاری ٹینک ہر تیس  
پیارے ۱۱۔ اس طرح کے ددمرے ساز و سامان  
کے ہمراہ ہر ایل کے افران اس ہفتہ کے اختتام  
کے ہمراہ اس نے بر ازیل ٹینک کا بھر بر کریں گے  
بر ازیل سے فوجی تعاون سر سود کی نائب  
وزیر القطب شہزادہ سلطان بن عبد العزیز کے ددرہ  
وزیل میں مرکزیت حاصل ہو گی شہزادہ موصوف  
ددره ۲۵، نوبت سے ہونے والے  
اس ددرہ میں قومی تنظیمات کا بھی معاشر  
ہی گے، انہوں نے اپنے فیوزہ ددر کا ذکر  
کیا، الحکم تنظیم اسلامی کا نفرنس کی سائنس اور  
کنالوجی ایئرنگ بگ کیسٹی سکپری میں ہے۔

بھی تعاون کی چوٹی کا فرنس میں شرک  
دفائی حکمت عملی کی توثیق۔

ابوظبی کے دل عہد اور سندھ عرب امارات  
افواج کے پریم کا نڈر شیخ فلیخہ بن زائد  
لانے کہا ہے کہ علیہ تعاون کو نہ کوئی موتیں  
کے منعقد ہونے دالی اپنے چولٹ کا نظر  
کے دفائلیں حکت کی توجیح کرے گی وزراء  
وزراء اور دفائل کی گزشتہ سال ہونے دال  
اجلاس کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے  
حکت کا النظر اس خطر کا دفاع اور کسی  
کی مخالفت کی ردک تھام کے لئے رضیٰ تعلوں  
افواج کی صلاحیتوں کو برداھانے کا ہے۔  
خدا کہا کہ حال ہی میں ان کے ملک کے برطانوی  
کالا طیاروں کی پہلی کمپ مل گئی ہے اور  
۲۰۰ طیاروں ۱۰ طیاروں کی پہلی کمپ  
لے جائے گی۔

سیپہی کے ذہر ملک میں نمازوں کے اجتماعات دیکھ کر بغفلہ تعالیٰ یا حاسوس ہونے لگا ہے کہ یہ بھائیوں  
ملک کے دفاتر ہیں۔

لیکن اب بکمال قامت مملوہ کیلئے صدر ملکت کی یہ کوششیں سکاراً ملتون ٹک کر خود دھیں۔ اس  
میں اگر کوئی بیان کر دیجے اپنے نسلے اس تحریک کا لکھ کر تمام باشندوں کا دینے دینے کے لئے جو  
قدم اٹھایا ہے، وہ ہر بھائی سے الائیں تھیں اور قابل ہوت اڑالا ہے۔ مام مسلمان، مسلم اور دین کا درد دیکھ  
دلے تمام ہے یون کہ اس تحریک میں بھروسہ قتل تعادن کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

ہماری رائے میں ان حضرات کو جا ہے کہ، اپنے حلقے کے پنجا بارہ حضرات اپنے سامنے شامل کر کے محلے کے ایک ایک سالان سے تسلیفی طلاقاً توں کا سند شرح کریں، اور انگریز جاگروں کو سجدہ بن ناز لٹا کرنے کی دعوت دیں۔ ہو سکتا ہے کہ شروع میں اس دعوت پر بلیک کہنے والوں کی تعداد کم ہو، میکن ایک داعیٰ ہوں کلام یہ ہے کہ وہ نتائج سے بے پرواہ ہو کر غالباً رضائے الہی کی خاطر ایسی دعوت کے کام میں اخلاص کے ساتھ لٹا لے۔ اور کس مرحلے پر بھی تھے بغیر اسکا پیغام لوگوں نے پہنچانا رہے جو بات حکمت، شفقت، خیر خواہی اور بلیک کے ساتھ برابر کہی جاتی ہے، وہ ایک نہ ایک دن فرود رہگا اگر رہتے ہے، وہ دُختر فیان الذکری تنفم السُّوتین۔

محلہ کے۔ بینڈا حضرات کا بھی فرض ہے کہ وہ ان حضرات کے ساتھ پورا تعامل کریں، اور اس کام میں جس کے خبری خیر ہونے میں کوئی سبب نہیں۔ خود بھی حصہ لیکر اس تحریک کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔

نامیں صد و نہاری رعیب دیجی کے ساتھ اس بات کا بھی اہتمام کرنا چلی ہے کہ جن افزاد کو غماز کے طریقہ تھیک معلوم نہیں ہے۔ ان کو غماز کھانے کے لئے کوئی ناس پر تقام کریں، اس طریقے میں عذر کرام، اور ساجدا درمودن حضرات کی خدمات حاصل کر کے کوئی ایسا وقت مقرر کیا جائے جس میں وگ ان سے غماز کا فریضہ سیکھیں، اور اس کی مغلی تربیت حاصل کریں۔

ابھی بک افاست ملاؤ کی بمحرک صرف ترغیب دلخیں ہی کی حد تک عدد ہے، لیکن جاری رائے  
جودت آگئی ہے کہ اب رفتہ اس کو حکما لازم کرنے کا رف بھی قدم ٹھیکایا جائے۔ مثلاً الحال اس سے  
میں مندرجہ ذیل کام فریکھوڑ پر کئے جاسکتے ہیں۔

- (۱) تمام تعلیس اداروں میں، جہاں اوقات تعلیم کے دوران نہ ہے، کا وقت آتا ہو، ان غاز کو مقابلے کی  
نڈ سے نام سلان اسائزہ اور طلبہ پر حکما لازم کر دیا جائے۔
- (۲) اسکوں میں نام اسائزہ دطلبہ کے اجتماع کا جو مسئلہ ہے اس میں درسے پر دگراں کے علاوہ

(۲) فوجی تربیت کے اداروں میں طلباء اور اسائزہ کا جو تنظیم ادقات حکماً لازم ہوتا ہے، اس میں نماز کو بھی شامل کا جائے۔

(۴) سکاری ملازمین کی جو سالاہ خفیر روٹ تیار ہوتی ہے، اس سب اس بات پر خصوصی توجہ دی جائے گی وہ ملازم اُز مندان ہے اُن ملازم کا کبھی حد نہ کپاہند ہے، اور پھر ملازمین کی زندگی اور ان کی مختلف کامیں کی تعریفیں سب اس بات کو اہمیت کے ساتھ مدد نظر رکھا جائے۔

(۵) دفاتر فتاہ اس بات کا سروے کیا جائے کہ کسی دفتر وہ میں نماز باماعت کا انتظام نہیں ہے، اُز

دہاں بجلد دفترہ کی کوئی نیگی ہے تو اس کام مناسب انتظام کر سکی واسیشن کی جائے ۔ اور اگر کسی بے پروائی  
کے تجویز میں دہاں کا انتظام نہیں کیا گیا تو اس پر دفتر کے ذمہ دار کو متذہب کی جائے ۔ اور اگر کسی بجلد  
اس سلسلے میں متواتر بے پروائی کام یا جاریا ہو تو مناسب تادیبی کارروائی کی جائے ۔

خوب، اقامہت ملڑا کی یہ تقدیس تحریک مرد اُن اقدامات پر ختم ہے جو بلکہ کئے گئے ہیں، بلکہ اسے مزید آگے بڑھا جائیے ۔ اور، نہ روزتائیں تھا پس اکنہ حکمرت کی ذمہ داری ہے کہ ملک کا اکنہ مسلمان بانڈوں اس مقدس دینی فرضیت سے ہجوم نہ ہے۔

ہمارے کا دل بعدھا ہے کہ صدیوں ملکت نے جس جد بیک کے ساتھ اس تحریک کا آنا زیکر ہے، اُن شرکیں نہیں اس میں کا سیاہ عطا فرمائیں، اور اس کی برکت سے اسلام کے تمام احکام کا ملک میں علاً نافذ کرنے ۔ اور اُن شرک کا فرمائیں کہ احتساب کرنے کی مکمل و قصیٰ عطا فرمائیں۔ آئیں۔ ثم آئیں

البلاغع - گر ۱ جب



